سوال

(527) عورت کا غیر محرم کو سلام کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کسی غیر مرد کو سلام کہہ سکتی ہے یا نہیں ؟ عورت کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہاں مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی ہوں یا کسی دکان پر کوئی چیز خرید نے کے لیے جائے تو وہاں سلام کہنے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت مرد کو سلام کہہ سکتی ہے بشرطیکہ فتنہ کا ڈر نہ ہو صحیح مسلم میں ام ہانی کی حدیث میں ہے ۔

«اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یغتسل فسلمت علیہ» صحیح مسلم کتاب الصلاة المسافرین باب استحباب صلاة الضحیٰ (١٦٦٩) صحیح البخاري دون زکر السلام (1103)

"میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ غسل فرمارہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا ۔" یادرہے ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن تھی ۔
اور صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«یا عائشة!ہذا جبریل یقرا علیک السلام» قالت : قلت : وعلیہ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ» صحیح البخاري کتاب الاستئذان ح (٦٢٤٩)

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے ۔

«باب تسلیم الرجال علی النساء والنساء علی الرجال» صحیح البخاري کتاب الاستئذان رقم الباب (١٦)

یعنی "مرد عورتوں کو سلام کہہ سکتے ہیں اور عورتیں مردوں کو ۔"

پھر عورتوں کے جواز کے لیے سلام جبریل علیہ السلام اور جواب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے استدلال کیا ہے شارح بخاری ابن بطال نے المہلب سے نقل کیا ہے ۔

«سلام الرجال علی النساء والنساء علی الرجال جائز اذا امنت الفتنة» (فتح الباری : 11/24)

"مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کا سلام کہنا جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا ڈر نہ ہو۔" عورت کا مرد کو سلام کہنے کا جواز عام ہے چاہے اس کا تعلق کسی مجمع سے ہو یا مخصوص مقام سے بشرطیکہ فتنہ کا ڈر نہ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص816

محدث فتویٰ